خطبہ جمعۃ المبارک

☆ قرآنی آیات اور صحیح احادیث سے استدلال

☆ ضعیف اور موضوع روایات اور قصے کہانیوں سے چھٹکارا

☆ اگر آپ خطیب ہیں تو استفادہ کر سکتے ہیں۔

☆ اگر آپ مسجد کی انتظامیہ یا مسجد کے نمازی ہیں تو اپنے خطیب صاحب کو اس کا پرنٹ نکال دیں یا موبائل واٹس اَپ پر فارورڈ کر دیں۔

جزاکم اللہ خیراً: محمد زبیر عقیل (فاضل مدینہ یونیورسٹی)

0300-8450426

خطبہ نمبر 46:

الولاء والبراء، اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت اللہ کی خاطر عداوت

﴿إِنَّ الحَمْدَ لِلّٰهِ نَحمَدُهُ وَنَسْتَعِينُهُ، مَن يَهْدِهِ اللّٰهُ فلا مُضِلَّ له، وَمَن يُضْلِلْ فلا هَادِيَ له، وَأَشْهَدُ أَنْ لا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لا شَرِيكَ له، وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسولُهُ، يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ اتَّقُواْ اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلاَ تَمُوتُنَّ إِلاَّ وَأَنتُم مُّسْلِمُونَ، يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُواْ رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَارِجَالاً كَثِيرًا وَنِسَاء وَاتَّقُواْ اللّٰهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالأَرْحَامَ إِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا، يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُولُوا قَوْلا سَدِيدًا، يُصْلِحْ

لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَن يُطِعِ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا، أما بعدُ فإنَّ خيرَ الحديثِ كتابُ اللّٰهِ وخيرَ الهدي هديُ محمدٍ ﷺ وشرَّ الأمورِ محدثاتُها وكلَّ بدعةٍ ضلالةٌ وكلُّ ضلالةٍ في النارِ.﴾

☆ بنی اسرائیل کے اہل ایمان کے دل میں حقیقی ایمان ہوتا تو کافروں کی طرف جھکاؤ نہ کرتے۔

سورۃ مائدہ آیت نمبر 80، 81 میں ہے:

اَعُوذُ بِاللّٰه مِنَ الشَّيطٰنِ الرَّجِيم، بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيم.

﴿تَرٰى كَثِيْرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَ فِي الْعَذَابِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ۝۸۰﴾

”تو دیکھے گا کہ ان میں سے بہت سے لوگ کافروں سے دوستی رکھتے ہیں، انہوں نے کیسا ہی برا سامان اپنے نفسوں کے لیے آگے بھیجا اور وہ یہ کہ ان پر اللہ کا غضب ہوا اور وہ ہمیشہ عذاب میں رہنے والے ہیں۔“

﴿وَ لَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ النَّبِيِّ وَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَآءَ وَ لٰكِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۝۸۱﴾

”اور اگر وہ ایمان لاتے اللہ اور نبی پر اور اس چیز پر جو اس کی طرف سے نازل کی گئی ہے تو کافروں کو دوست نہ بناتے لیکن ان میں سے اکثر لوگ نافرمان ہیں۔“

☆ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دوٹوک فیصلہ ہمارے لیے اسوہ حسنہ ہے۔

سورۃ ممتحنہ آیت نمبر 4 میں ہے:

﴿قَدْ كَانَتْ لَكُمْ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ فِيْۤ اِبْرٰهِيْمَ وَ الَّذِيْنَ مَعَهٗ ۚ اِذْ قَالُوْا لِقَوْمِهِمْ اِنَّا بُرَءٰٓؤُا مِنْكُمْ وَ مِمَّا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ٞ كَفَرْنَا بِكُمْ وَ بَدَا بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةُ وَ الْبَغْضَآءُ اَبَدًا حَتّٰى تُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗۤ ...4﴾

”بے شک تمہارے لیے ابراہیم میں اچھا نمونہ ہے اور ان لوگوں میں جو اس کے

ہمراہ تھے، جب کہ انہوں نے اپنی قوم سے کہا تھا بے شک ہم تم سے بیزار ہیں اور ان سے جنہیں تم اللہ کے سوا پوجتے ہو، ہم نے تمہارا انکار کر دیا اور ہمارے اور تمہارے درمیان دشمنی اور بیر ہمیشہ کے لیے ظاہر ہو گیا یہاں تک کہ تم ایک اللہ پر ایمان لاؤ۔۔۔۔۔۔''

☆ اگر کافروں کی طرف جھکاؤ ہوا تو جہنم کی آگ ٹھکانہ ہوگا۔

سورۃ ہود آیت نمبر 113 میں ہے:

﴿وَ لَا تَرْكَنُوْٓا اِلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا فَتَمَسَّكُمُ النَّارُ ۙ وَ مَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ اَوْلِيَآءَ ثُمَّ لَا تُنْصَرُوْنَ ۝۱۱۳﴾

''اور ان کی طرف مت جھکو جو ظالم ہیں پھر تمہیں بھی آگ چھوئے گی، اور اللہ کے سوا تمہارا کوئی مددگار نہیں ہے پھر کہیں سے مدد نہ پاؤ گے۔''

سورۃ المجادلۃ آیت نمبر 22 میں ہے:

﴿لَا تَجِدُ قَوْمًا يُّؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ يُوَآدُّوْنَ مَنْ حَآدَّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ لَوْ كَانُوْٓا اٰبَآءَهُمْ اَوْ اَبْنَآءَهُمْ اَوْ اِخْوَانَهُمْ اَوْ عَشِيْرَتَهُمْ ؕ اُولٰٓئِكَ كَتَبَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْاِيْمَانَ وَ اَيَّدَهُمْ بِرُوْحٍ مِّنْهُ ؕ وَ يُدْخِلُهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَ رَضُوْا عَنْهُ ؕ اُولٰٓئِكَ حِزْبُ اللّٰهِ ؕ اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝۲۲ؑ﴾

''آپ ایسی کوئی قوم نہ پائیں گے جو اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہو اور ان لوگوں سے بھی دوستی رکھتے ہوں جو اللہ اور اس کے رسول کی مخالفت کرتے ہیں گو کہ وہ ان کے باپ یا بیٹے یا بھائی یا کنبے کے لوگ ہی کیوں نہ ہوں، یہی وہ لوگ ہیں جن کے دلوں میں اللہ نے ایمان لکھ دیا ہے اور ان کو اپنے فیض سے قوت دی ہے، اور وہ انہیں بہشتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے، اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اس سے راضی ہوئے، یہی اللہ

کا گروہ ہے، خبردار بے شک اللہ کا گروہ ہی کامیاب ہونے والا ہے۔''

☆ وضاحت: اگر آپ اہل ایمان ہیں تو کسی قوم قبیلے یا فرد کے ساتھ محبت ہے تو وہ بھی اللہ کے دین کی خاطر اور اگر نفرت اور عداوت ہے تو وہ بھی اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر ہونی چاہیے۔

☆ اہل ایمان کی محبتیں اور دوستیاں صرف اہل ایمان کے ساتھ ہو سکتی ہیں۔

سورۃ مائدہ آیت نمبر 55،56 میں ہے:

﴿ اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوا الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَ يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَ هُمْ رٰكِعُوْنَ ۝۵۵ ﴾

''تمہارا دوست تو اللہ ہے اور اس کا رسول ہے اور ایمان دار لوگ ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور وہ عاجزی کرنے والے ہیں۔''

﴿ وَ مَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝۵۶ ﴾

''اور جو شخص اللہ اور اس کے رسول اور ایمان داروں کو دوست رکھے تو (مطمئن رہے کہ) اللہ کی جو جماعت ہے وہی غالب ہونے والی ہے۔''

سورۃ نساء آیت نمبر 144 میں ہے:

﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ۝۱۴۴ ﴾

''اے ایمان والو! مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا دوست نہ بناؤ، کیا تم اپنے اوپر اللہ کا صریح الزام لینا چاہتے ہو۔''

☆ وضاحت: اگر تم مومنوں کو چھوڑ کر کافروں سے دوستیاں لگاؤ گے تو اپنے خلاف اللہ تعالیٰ کے ہاں حجت قائم کر رہے ہو جس پر آپ کی پکڑ ہو سکتی ہے۔

☆ اگر والدین بھی ایمان پر نہ ہوں تو ان سے اہل ایمان جیسی محبت نہیں ہونی چاہیے

سورۃ توبہ آیت نمبر 23 میں ہے:

﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْۤا اٰبَآءَكُمْ وَ اِخْوَانَكُمْ اَوْلِيَآءَ اِنِ اسْتَحَبُّوا الْكُفْرَ

عَلَى الْإِيْمَانِ ط وَ مَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَأُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴿۲۳﴾

اے ایمان والو! اپنے باپوں اور بھائیوں سے دوستی نہ رکھو اگر وہ ایمان پر کفر کو پسند کریں، اور تم میں سے جو ان سے دوستی رکھے گا سو وہی لوگ ظالم ہیں۔

☆ اللہ تعالیٰ تمہیں خبردار کر رہا ہے۔

سورۃ آل عمران آیت نمبر 28 میں ہے:

﴿لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ج وَ مَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً ط وَ يُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ط وَ اِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ ﴿۲۸﴾

''مسلمان مسلمانوں کو چھوڑ کر کافروں کو دوست نہ بنائیں، اور جو کوئی یہ کام کرے اسے اللہ سے کوئی تعلق نہیں مگر اس صورت میں کہ تم ان سے بچاؤ کرنا چاہو، اور اللہ تمہیں اپنے سے ڈراتا ہے اور اللہ ہی کی طرف لوٹ کر جانا ہے۔''

☆ کافروں سے دوستیاں رکھو گے تو زمین پر فتنہ فساد ہی رہے گا۔

سورۃ انفال آیت نمبر 73 میں ہے:

﴿وَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ط اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَ فَسَادٌ كَبِيْرٌ ط ﴿۷۳﴾

''اور جو لوگ کافر ہیں وہ ایک دوسرے کے رفیق ہیں، اگر تم یوں نہ کرو گے تو ملک میں فتنہ پھیلے گا اور بڑا فساد ہوگا۔''

☆ بیعت کی شرط، مسلمانوں سے محبت کافروں سے علیحدگی

سنن نسائی حدیث نمبر 4182 صححہ الألبانی میں ہے:

﴿الراوي: جرير بن عبدالله. أتيتُ النبيَّ ﷺ وهو يُبايعُ، فقلتُ: يارسولَ اللّٰهِ ﷺ، ابسطْ يدَك حتى أبايعَك، واشترِطْ عليَّ، فأنت أعلمُ. قال: أبايعُك على أن تعبدَ

اللّٰهَ، وتُقيمَ الصلاةَ، وتُؤتِيَ الزكاةَ، وتُناصِحَ المسلمين، وتُفارِقَ المشركين.﴾

''حضرت جریر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، آپ بیعت لے رہے تھے۔ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! ہاتھ پھیلایئے تاکہ میں بیعت کروں، اور آپ شرط بتایئے کیونکہ آپ زیادہ جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ''میں تم سے اس بات پر بیعت لیتا ہوں کہ تم اللہ کی عبادت کرو گے، نماز قائم کرو گے، زکاۃ ادا کرو گے، مسلمانوں کے ساتھ خیر خواہی اور بھلائی کرو گے اور کفار و مشرکین سے الگ تھلگ رہو گے۔''

صحیح الجامع۔ صححہ الألبانی میں ہے:

﴿أوثقُ عُرَى الإيمانِ: الموالاةُ في اللّٰهِ، والمُعاداةُ في اللّٰهِ، و الحبُّ في اللّٰهِ، والبُغضُ في اللّٰهِ عزَّ وجلَّ.﴾

''ایمان کا مضبوط کڑا، اللہ کی خاطر دوستی اللہ کی خاطر دشمنی، اللہ کی خاطر محبت اور اللہ کی خاطر نفرت۔''

☆ **دوستیاں اور دشمنیاں اللہ کے دین کی خاطر ہوں تو ایمان مکمل ہوتا ہے۔**

سنن ابوداؤد حدیث نمبر 4681 صححہ الألبانی میں ہے:

﴿مَن أحبَّ للّٰهِ، وأبغَضَ للّٰهِ، وأَعْطَى للّٰهِ، ومنَعَ للّٰهِ، فقد استكْمَلَ الإيمانَ.﴾

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے اللہ ہی کے رضا کے لیے محبت کی، اللہ ہی کے رضا کے لیے دشمنی کی، اللہ ہی کے رضا کے لیے دیا، اللہ ہی کے رضا کے لیے منع کر دیا تو اس نے اپنا ایمان مکمل کر لیا۔''

☆ **نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''میری محبت اللہ سے اور نیک دین داروں سے ہے۔''**

صحیح البخاری حدیث نمبر 5990 میں ہے:

﴿الراوي: عمرو بن العاص سَمِعْتُ النَّبيَّ ﷺ جِهَارًا غيرَ سِرٍّ يقولُ: إنَّ آلَ أَبِي- لَيْسُوا بأَوْلِيَائِي، إنَّما ولِيِّيَ اللّٰهُ وصَالِحُ المُؤْمِنِينَ.﴾

''نبی کریم ﷺ نے آہستہ نہیں بلکہ بلند آواز میں فرمایا آل ابوفلاں...... میرے دوست نہیں ہیں (اگرچہ وہ خونی رشتہ دار ضرور ہیں)۔ میرا ولی تو اللہ ہے اور میرے عزیز تو ولی ہیں جو مسلمانوں میں نیک اور پرہیزگار ہیں۔''

☆ مومن آپس میں جسد واحد ہیں۔

صحیح البخاری حدیث نمبر 6011 میں ہے:

﴿تَرَى المُؤْمِنِينَ في تَراحُمِهِمْ وتَوادِّهِمْ وتَعاطُفِهِمْ، كَمَثَلِ الجَسَدِ، إذا اشْتَكَى عُضْوًا تَداعَى له سائِرُ جَسَدِهِ بالسَّهَرِ والحُمَّى.﴾

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم مومنوں کو آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ رحمت و محبت کا معاملہ کرنے اور ایک دوسرے کے ساتھ لطف و نرم خوئی میں ایک جسم جیسا پاؤ گے کہ جب اس کا کوئی ٹکڑا بھی تکلیف میں ہوتا ہے، تو سارا جسم تکلیف میں ہوتا ہے ایسا کہ نینداڑ جاتی ہے اور جسم بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے۔''

☆ دینداری کی خاطر محبت کرنے والے عرش عظیم کا سایہ پائیں گے۔

صحیح البخاری حدیث نمبر 1423 میں ہے:

﴿سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ تَعَالَى في ظِلِّهِ يَومَ لا ظِلَّ إلَّا ظِلُّهُ:

''نبی کریم ﷺ نے فرمایا سات قسم کے آدمیوں کو اللہ تعالیٰ اپنے (عرش کے) سایہ میں رکھے گا جس دن اس کے سوا اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔ ان میں سے ایک خوش نصیب گروہ ورَجُلَانِ تَحَابَّا في اللّٰهِ، اجْتَمعا عليه وتَفرَّقَا عليه، دو ایسے شخص جو اللہ کے لیے محبت رکھتے ہیں، اسی پر وہ جمع ہوئے اور اسی پر جدا ہوئے۔''

☆ **حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کا اپنی والدہ سے مکالمہ۔**

﴿في تفسير ابن كثير ومما ورد في ذلك قوله رضي الله عنه: (يا أمّه ، تعلمين والله لو كانت لك مائة نفس فخرجت نفساً نفسا ما تركت ديني هذا لشيء، فإن شئت فكلي، وإن شئت لا تأكلي . فأكلت).﴾

''حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کی والدہ نے قسم اٹھا لی کہ جب تک میرا بیٹا اسلام سے واپس نہیں آتا تب تک کھانا نہیں کھاؤں گی تو حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے کہا اے امی جان اگر آپ کی سو جانیں ہوں ایک ایک کر کے نکلتی جائیں تب بھی اسلام کو نہیں چھوڑوں گا۔ اب آپ کی مرضی ہے کھانا کھائیں یا نہ کھائیں۔ تو اس نے کھا لیا۔''

☆ **حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا موقف**

(حضرت حاطب بن ابی بلتعہ رضی اللہ عنہ نے اہل مکہ کو خفیہ خط لکھا اور مسلمانوں کی جنگی تیاریوں کے بارے میں بتایا تو ان کا خط پکڑا گیا۔)

صحیح البخاری حدیث نمبر 6939 میں ہے:

فقالَ رَسولُ اللّٰهِ ﷺ: ياحاطِبُ، ماحَمَلَكَ علَى ما صَنَعْتَ قالَ: يا رَسولَ اللّٰهِ ﷺ، ما لي أنْ لا أكُونَ مُؤْمِنًا باللّٰهِ ورَسولِهِ؟ ولَكِنِّي أرَدْتُ أنْ يَكونَ لي عِنْدَ القَوْمِ يَدٌ يُدْفَعُ بهاعن أهْلِي ومالِي، وليسَ مِن أصْحابِكَ أحَدٌ إلَّا له هُنالِكَ مِن قَوْمِهِ مَن يَدْفَعُ اللّٰهُ به عن أهْلِهِ ومالِهِ، قالَ: صَدَقَ، لا تَقُولوا له إلَّا خَيْرًا قالَ: فَعادَ عُمَرُ فقالَ: يا رَسولَ اللّٰهِ، قدْ خانَ اللّٰهَ ورَسوله والمُؤْمِنِينَ، دَعْنِي فَلِأَضْرِبْ عُنُقَهُ، قالَ: أوَليسَ مِن أهْلِ بَدْرٍ، وما يُدْرِيكَ، لَعَلَّ اللّٰهَ اطَّلَعَ عليهم

فقالَ: اعْمَلُوا ما شِئْتُمْ، فقَدْ أوْجَبْتُ لَكُمُ الجَنَّةَ فاغْرَوْرَقَتْ عَيْناهُ، فقالَ: اللَّهُ ورَسولُهُ أعْلَمُ.)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا، حاطب! تم نے ایسا کیوں کیا؟ حاطب رضی اللہ عنہ نے کہا: یا رسول اللہ! بھلا کیا مجھ سے یہ ممکن ہے کہ میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان نہ رکھوں میرا مطلب اس خط کے لکھنے سے صرف یہ تھا کہ میرا ایک احسان مکہ والوں پر ہو جائے جس کی وجہ سے میں اپنی جائیداد اور بال بچوں کو (ان کے ہاتھ سے) بچالوں۔ بات یہ ہے کہ آپ کے اصحاب میں کوئی ایسا نہیں جس کے مکہ میں ان کی قوم میں کے ایسے لوگ نہ ہوں جس کی وجہ سے اللہ ان کے بچوں اور جائیداد پر کوئی آفت نہیں آنے دیتا۔ مگر میرا وہاں کوئی نہیں ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ حاطب نے سچ کہا ہے۔ بھلائی کے سوا ان کے بارے میں اور کچھ نہ کہو۔ بیان کیا کہ عمر رضی اللہ عنہ نے دوبارہ کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ اس نے اللہ اور اس کے رسول اور مومنوں کے ساتھ خیانت کی ہے۔ مجھے اجازت دیجیے کہ میں اس کی گردن ماردوں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کیا یہ جنگ بدر میں شریک ہونے والوں میں سے نہیں ہیں؟ تمہیں کیا معلوم اللہ تعالیٰ ان کے اعمال سے واقف تھا اور پھر فرمایا کہ جو چاہو کرو میں نے جنت تمہارے لیے لکھ دی ہے اس پر عمر رضی اللہ عنہ کی آنکھوں میں (خوشی سے) آنسو بھر آئے اور عرض کیا: اللہ اور اس کے رسول ہی کو حقیقت کا زیادہ علم ہے۔''

☆ **حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جنگ بدر کے قیدیوں کے بارے میں رائے دی کہ جو قیدی جس مسلمان کا رشتہ دار ہے وہ اس کے سپرد کر دیا اور وہ اس کی گردن اڑا دے۔**

صحیح مسلم حدیث نمبر 1763 / 4588 میں ہے:

﴿قالَ أَبُو زُمَيْلٍ: قالَ ابنُ عَبَّاسٍ: فَلَمَّا أَسَرُوا الأُسَارَى، قالَ رَسولُ اللَّهِ ﷺ لأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ: ما تَرَوْنَ في هَؤُلَاءِ الأُسَارَى؟ فَقالَ أَبُو بَكْرٍ: يا نَبِيَّ اللَّهِ، هُمْ بَنُو العَمِّ

وَالْعَشِيرَةِ، أَرَى أَنْ تَأْخُذَ منهمْ فِدْيَةً فتكُونُ لَنا قُوَّةً على الكُفَّارِ؛ فَعَسَى اللّٰهُ أَنْ يَهْدِيَهُمْ لِلإِسْلَامِ، فَقالَ رَسولُ اللّٰهِ ﷺ: ما تَرَى يا ابْنَ الخَطَّابِ؟ قُلتُ: لا، وَاللّٰهِ يا رَسولَ اللّٰهِ ما أَرَى الَّذي رَأَى أَبُو بَكْرٍ، وَلَكِنِّي أَرَى أَنْ تُمَكِّنَّا فَنَضْرِبَ أَعْنَاقَهُمْ، فَتُمَكِّنَ عَلِيًّا مِن عَقِيلٍ فَيَضْرِبَ عُنُقَهُ، وَتُمَكِّنِّي مِن فُلَانٍ -نَسِيبًا لِعُمَرَ- فأضْرِبَ عُنُقَهُ؛ فإنَّ هَؤُلَاءِ أَئِمَّةُ الكُفْرِ وَصَنَادِيدُهَا، فَهَوِيَ رَسولُ اللّٰهِ ﷺ ما قالَ أَبُو بَكْرٍ، وَلَمْ يَهْوَ ما قُلتُ، فَلَمَّا كانَ مِنَ الغَدِ جِئْتُ، فَإِذَا رَسولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَبُو بَكْرٍ قَاعِدَيْنِ يَبْكِيَانِ، قُلتُ: يا رَسولَ اللّٰهِ، أَخْبِرْنِي مِن أَيِّ شَيءٍ تَبْكِي أَنْتَ وَصَاحِبُكَ؟ فإنْ وَجَدْتُ بُكَاءً بَكَيْتُ، وإنْ لَمْ أَجِدْ بُكَاءً تَبَاكَيْتُ لِبُكَائِكُمَا، فَقالَ رَسولُ اللّٰهِ ﷺ: أَبْكِي لِلَّذِي عَرَضَ عَلَيَّ أَصْحَابُكَ مِن أَخْذِهِمِ الفِدَاءَ، لقَدْ عُرِضَ عَلَيَّ عَذَابُهُمْ أَدْنَى مِن هذِه الشَّجَرَةِ -شَجَرَةٍ قَرِيبَةٍ مِن نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ- وَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗٓ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْاَرْضِ ؕ﴾ إلى قَوْلِهِ ﴿فَكُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا﴾ [الأنفال: 67 - 69]، فأَحَلَّ اللّٰهُ الغَنِيمَةَ لهمْ.

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: جب انہوں نے قیدیوں کو گرفتار کرلیا تو رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا: ''ان قیدیوں کے بارے میں تمہاری رائے کیا ہے؟'' تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا: اے اللہ کے نبی! یہ ہمارے چچا زاد اور خاندان کے بیٹے ہیں۔ میری رائے ہے کہ آپ ان سے فدیہ لے لیں، یہ کافروں کے خلاف ہماری قوت کا باعث ہوگا، ہوسکتا ہے کہ اللہ ان کو

اسلام کی راہ پر چلا دے۔ اس کے بعد رسول اللہ ﷺ نے کہا: ''ابن خطاب ! تمہاری کیا رائے ہے؟'' کہا: میں نے عرض کی: نہیں، اللہ کے رسول ! اللہ کی قسم ! میری رائے وہ نہیں جو ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ہے، بلکہ میری رائے یہ ہے کہ آپ ہمیں اختیار دیں اور ہم ان کی گردنیں اڑا دیں۔ آپ عقیل پر علی رضی اللہ عنہ کو اختیار دیں وہ اس کی گردن اڑا دیں اور مجھے فلاں ۔۔۔ عمر کے ہم نسب ۔۔۔ پر اختیار دیں تو میں اس کی گردن اڑا دوں۔ یہ لوگ کفر کے پیشوا اور بڑے سردار ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے اس بات کو پسند کیا جو ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہی تھی اور جو میں نے کہا تھا اسے پسند نہ فرمایا۔ جب اگلا دن ہوا (اور) میں حاضر ہوا تو دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ اور ابوبکر رضی اللہ عنہ دونوں بیٹھے ہوئے ہیں اور دونوں رو رہے ہیں۔ میں نے عرض کی: اللہ کے رسول ! مجھے بتائیے، آپ اور آپ کا ساتھی کس چیز پر رو رہے ہیں؟ اگر مجھے رونا آ گیا تو میں بھی روؤں گا اور اگر مجھے رونا نہ آیا تو بھی میں آپ دونوں کے رونے کی بنا پر رونے کی کوشش کروں گا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں اس بات پر رو رہا ہوں جو تمہارے ساتھیوں نے ان سے فدیہ لینے کے بارے میں میرے سامنے پیش کی تھی، ان کا عذاب مجھے اس درخت سے بھی قریب تر دکھایا گیا'' ۔۔۔ وہ درخت جو اللہ کے نبی ﷺ کے قریب تھا ۔۔۔ اور اللہ عزوجل نے یہ آیات نازل فرمائی ہیں: ''کسی نبی کے لیے (روا) نہ تھا کہ اس کے پاس قیدی ہوں، یہاں تک کہ وہ زمین میں اچھی طرح خون بہائے ۔۔۔'' اس فرمان تک ۔۔۔ ''تو تم اس میں سے کھاؤ جو حلال اور پاکیزہ غنیمتیں تم نے حاصل کی ہیں۔'' تو اس طرح اللہ نے ان کے لیے غنیمت کو حلال کر دیا۔